

بیتنا اللہ الخیر
بیتنا اللہ الخیر
بیتنا اللہ الخیر

اخبر احمد

۲ دسمبر، ۱۹۵۲ء
سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کی طبیعت نفوس کے دوڑے اور بخاروں و وجہ سے ناساز ہے۔ اجاب حضور
ایّدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور دمازئی عمر کے لئے خاص توجہ اور التزم
سے دعا فرمائیں :

۳ دسمبر، ۱۹۵۲ء
حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو نبض کی
نیزی کی وجہ سے اعمیانی تکلیف رہتی ہے۔ اجاب حضرت میں صاحب موصوت
کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں :

حضرت مولانا محمد باہم صاحب بقا پوری فرورہ سے کوشہ تشریف لے گئے ہیں
دہلی آپ کا پتہ سب ذیل ہے۔ ۵۲ گلو سٹر روڈ کوشہ
مکرم خان صاحب شوق برکت علی
صاحب مشمولوی آٹھویں کے پریشن
کے بدبختیت واپس تشریف لے آئے ہیں
آپ کی بیٹائی اللہ تعالیٰ کے فضل
سے جمال ہو گئی ہے :

دعوات دعا

قادیان سے محرم مولوی عبدالرحمن صاحب
فاضل امر جمعیت احمدیہ قادیان بذریعہ
تار مطلع فرماتے ہیں کہ محرم جون سے ۶ درجہ
ادیب عالم اور ادیب فاضل کے امتحانوں
میں شرکت ہو رہی ہے۔ دوست ان دو مشورتن
بھیانیوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا
فرمائیں :

اگرچہ اس سلسلہ کے کامر نہیں تمام مشورہ
اس کی نمائندگی کرے گا :

الفضل

جلد ۲۴ احسان ۱۲۳۶ ۲۴ جون ۱۹۵۲ء ۱۳۲

معاہدہ بغداد کی وزارت کی کونسل کا اجلاس آج سے اپنی میں شروع ہوا ہے

اجلاس میں شرکت کیلئے تمام ملکوں کے وفد کو اپنی پہنچ چکے ہیں۔

۲۳ جون۔ معاہدہ بغداد کی وزارت کی کونسل کا اجلاس آج صبح دس بجے یہاں شروع
ہوا ہے۔ اس اجلاس میں پاکستان، ایران، عراق اور ترکی کے وفدوں کی قیادت ان کے
دوراد اعظم جناب حسین شہید سہروردی، جناب منوچہر اقبال، جناب نوری السعید اور جناب عثمان
گود ہے۔ برطانوی وفد کی قیادت ڈیوڈ
فارغ مسٹر سلان لائڈ کریں گے۔ امریکہ
کے اعظم نمائندے مسٹر ہینریکن بھی
کانفرنس میں شرکت کر رہے ہیں۔ معاہدے
میں شرکت تمام ملکوں کے وفد کو اپنی پہنچ چکے ہیں۔
کونسل کا اجلاس وزیر اعظم پاکستان جناب
حسین شہید سہروردی کی تقریر سے ہو گا۔

جرمن نوبل امن سبائیس ڈاورنگی اہلیہ کی ربوہ میں آمد

جمہوریتاً گلستان اور حرمی علیہ علیہ حاصل کرنے کے بعد ڈاورنگی اہلیہ کی ربوہ میں آمد
ریلوے سٹیشن پر اہل ربوہ کی طرف سے پرچوش خیر مقدم

۲ دسمبر، ۱۹۵۲ء۔ جرمن نوبل امن سبائیس ڈاورنگی اور ان کی اہلیہ صاحبہ جرمن
صاحبہ ابن محرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظم اعلیٰ ثانی کی میمنہ میں کل جناب
ایچ پی ایس سے ربوہ تشریف لائے۔ وکالت تشریح کے زیر اہتمام اہل ربوہ نے
ادب محرم مولوی جمال الدین صاحب شمس
سابق ام سجدہ لائڈ بھی تشریف لائے
ہوئے تھے۔ کچھ امداد اللہ مرکزہ کی طرف
سے بھی محرز جہانوں کا استقبال کیا گیا
اور سعید دانش صاحب کی اہلیہ محترمہ کو
دار پناہ دئے گئے۔
امین سعید دانش صاحب نے صحت
احمد کے ہمراہ حرم کے ذریعہ استقبال
میں قبول اسلام کی سعادت حاصل کی تھی
ان کے بعد دیگر اہل ربوہ میں تحقیق اور
تعمیر ہوئی۔
۱۱

مرمت مقدمات مقدسہ کے لئے انجینئر کی ضرورت

انحضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی
مقدمات مقدسہ کی معمولی مرمت تو مقامی طور پر کی جا رہی ہے۔ لیکن خاص مرمت جو
کسی ماہر فن کی نگرانی چاہتا ہے۔ وہ انجینئر ہو سکتا ہے۔ بلکہ محمد عبدالرشید صاحب
ریٹائرڈ انجینئر سندھ نے اس کام کے لئے اپنی خدمات پیش کی تھیں۔ لیکن
اب ان کی طرف سے اچانک اطلاع ملی ہے۔ کہ انہوں نے ملازمت اختیار
کر لی ہے۔ اس لئے وہ اس کام کو کرنے سے معذور ہیں۔ لہذا اعلان کیا جاتا ہے۔
کہ جو دست بھی فارغ ہو سکیں۔ اور عمارتوں کا تجربہ رکھتے ہوں۔ اور خصوصاً
Under Pinning کے کام سے واقف ہوں وہ جہاں ان کے
فوری طور پر مطلع فرمائیں۔ تا انہیں اس خدمت کے لئے بھیجا جاسکے۔ ایسے دوستوں
کو ترجیح دی جائے گی۔ جن کے پاس پیسلے سے یا سپورٹ اور ڈیزا موجود ہے۔ یا
وہ آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں۔ کیونکہ وقت تنگ ہے۔ اور برسات کا زمانہ قریب
ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں کو اس کا خیر میں حصہ لینے کی توفیق دے۔ اور انہیں
اجر عظیم سے نوازیے۔ فقط والسلام
شاہکار عورتا بشیر احمد ۱۱

جو لوگ اس کی مخالفت پر ادا رہیں یا ادا نہ ہوں گے۔ انہی سنت کے مطابق ان کے ہاتھ سونے خسراں اور نامرادی کے اور کچھ نہیں آئے گا۔

یہ تو مقام شکر اور امتنان ہے اللہ تعالیٰ نے جو بطور وحی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا ہے کہ

اتخذوا التوحید التوحید

یا ابتداء الفلاس۔

یہ حکم بغیر وجہ کے نہیں ہو سکتا بلکہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ دین کی خاص خدمت اور اس کی توحید پھیلانے کے لئے اسی ذریت سے کام لیا جائے گا جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی بشارت دے دی تھی۔ بلکہ اور کئی جگہ انبیاء اور اولیاء کی طرف سے اس بشارت کا ذکر موجود ہے اس پر بجا ہے شکر گزار ہونے کے۔

اور اس پیشینہا احسان کا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ادا آپ کے خاندان نے ہم پر کیا ہے۔ احسان مند ہونے کے سزاوار نعمت کرنا یا اس کے خلاف نفع و حسد رکھنا۔ یقیناً بد نصیبی کی علامت ہے۔ لہذا خلافت حقہ کے مخالفین کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ خلافت حسب وعدہ قائم فرمایا ہے۔ اس لئے جو لوگ اس کی حمایت میں کھڑے ہوں گے۔ ان کے ساتھ خدا تعالیٰ کی نصرت کا وعدہ فرمایا ہوگا۔ اور

خلافت کی اہمیت

از مکرمہ خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب

(۲)

کو جزا دیتے ہیں۔ جن کا صاف یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء و علیہم السلام کو بطور واجب اور جزا کے ان کی اولاد میں نبوت یا خلافت عطا فرماتا ہے اور ان کو اپنی جناب سے الوعزم اور اہم کام کے لئے ہدایت فرماتا ہے اگر اس پر اعتراض کیا جائے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے انبیاء اور اولاد پر جو انعام فرماتا ہے۔ اس پر اعتراض ہے۔ جب کہ ایک مومن کے لئے سب سے بڑی نعمت جو اس کو دو توں جہازوں میں سرخوردہ کرتی ہے وہ متاع ایمان ہی ہے۔ اور اگر اس کو یہ نعمت خدا تعالیٰ نے اپنی سنت کے بموجب ایسے خاندان کے ذریعہ ہم پہنچانے جس کے لئے ان سے خود ہدایت کا سامان بطور واجب کے فرمایا ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان اور اعتراض کس طرح ہو سکتا ہے۔

آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ یہ پیش گوئی پوری ہوئی۔ مگر افسوس ہے ان لوگوں پر جو بجائے سجدت شکر بجلائے اور اس اولاد کے پھیننے چھوڑتے توئی کرنے اور دینی خدمت میں سب سے بڑھ کر قدم مارنے کو دیکھ کر خوش ہونے کے اعتراض پر اعتراض کرتے ہیں۔

ان لوگوں کو دوسرا اعتراض یہ ہے کہ حضرت محمود ابراہیم اللہ تعالیٰ کو منصب موعود سے کیوں نوازا گیا۔ اور اس پیش پا خدمت کا موقع حضرت مسیح پال علیہ السلام کے منتخب جگہ کو کیوں ملا۔ مگر یہ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ بلکہ ایسے اندھیرے وقت میں جب کہ مٹھی بھر جاہل کو کھانا کھانے کی آندھیوں اور فوٹوں سے پالا پڑ چکا تھا۔ ایسے اولاد الوعزم امام کا عطا کرنا خدا تعالیٰ کے بہت بڑا احسان تھا کہ جس کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نصرت اس بیٹے کو بچانا چلا جاتا ہے بلکہ چار دو تہ عالم میں اعلیٰ کے کلمہ اللہ کی توفیق بھی ہی ہے اور آپ کی برکت سے وہ پیش گوئی پوری ہو رہی ہیں۔ جو کل تک مخالفین کے لئے استنزار اور منی کا موجب تھیں۔ بلکہ یہ برکت تو عین الہی سنت کے مطابق نازل ہوئی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق فرمایا ہے۔

رہبنا لہ الملقح ویعقوب ذکلا ہدینا ونوحا ہدینا من قبل ذن ذذیتہ داؤد و سلیمان و ایوب و یوسف و موسیٰ و ہارون ذکذالک ہجزی المحسنین۔ (الانعام ۸۶)

یعنی جسے حضرت ابراہیم کو الملقح اور یعقوب بطور واجب کے عطا کئے اور ان کو اپنے خرد ہدایت دی اور ان سے پہلے لہو کی ہدایت دی۔ اور اس کی اولاد میں سے داؤد و سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو ہدایت دی۔ چنانچہ اسی طرح ہم مسیحین

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بیعت کا حقیقی مقصد

”بیعت کا لفظ بیع سے مشتق ہے۔ اور بیع اس باہمی رضامندی کے معاملہ کو کہتے ہیں۔ جس میں ایک چیز دوسری چیز کے عوض میں دی جاتی ہے۔ سو بیعت سے یہ فرض ہے کہ بیعت کرنا اپنے نفس کو بیع اس کے تمام لوازم کے ایک نمبر کے ہاتھ میں اس عوض سے بیچنے۔ لہذا اس کے عوض میں وہ معارف اور برکات کا مل حاصل کرے۔ جو موجب معرفت اور نجات اور رضامندی باری تعالیٰ ہوں۔ اس کے ظاہر ہے کہ بیعت صرف تو یہ منظور نہیں۔ کیونکہ الہی تواریخ ان بطور خود بھی کر سکتا ہے بلکہ وہ معارف اور برکات اور نجات منقسم ہیں۔ جو حقیقی تواریخ کی طرف کھینچتے ہیں بیعت سے اصل مدعا یہ ہے کہ اپنے نفس کو اپنے رہبر کی غلامی میں دیکر وہ علوم و معارف اور برکات اسکے عوض میں لے جن سے اپنا فوری ہر۔ اور معرفت بڑھے اور خدا تعالیٰ سے متعلق پیدا ہو۔ اور اسی طرح دنیوی جہنم سے رہا ہو کر آخرت کے دوزخ سے خلاص نصیب ہو۔ اور دنیوی دنیا میں سے شفا پا کر آخرت کی نایمانی سے بھی امن حاصل ہو۔ سو اگر اس بیعت کے ثمرہ دینے کا فی مرد ہو۔ تو سخت بد ذاتی ہوگی۔ کہ کوئی شخص دانستہ اس کے اعراض کرے۔ (مترجمہ دارالافتاء)

مجلس انصار اللہ کی توجہ کیلئے

ضروری اعلان

دو خلافت حقہ اسلامیہ اور اسلامی نظم اور اس کا پس منظر، ہر دو کتب کے امتحان کی تاریخ ارجوئی ۱۳۸۵ھ مقرر ہو چکی ہے۔ امتحان میں دو ماہ سے بھی کم عرصہ رہ گیا ہوا ہے۔ اور کین انصار کو کتب کے امتحان کے لئے پوری تیاری کرنی چاہیے۔ چونکہ اور کین انصار۔ میں ڈاؤن جاز کتب کی مدد کے بہت ہی محتاج ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں چاہیے کہ ان پرورد گنہ گوار امتحان ہونے تک بار بار پڑھیں اور زیر مطالعہ رکھیں تا ان کے مضامین پر پوری طرح عبور ہو جائے اگر کسی انصار نے اپنی کسی عدم رغبت یا کسی اور وجہ سے۔ ان کتب کا ایسی تک مطالعہ شروع نہ کیا ہو۔ تو فوراً شروع کر دینا چاہیے۔ وقت بہت تنگ رہ گیا ہے۔ زخمی جان انصار کو بھی چاہیے۔ کہ وہ اپنے طور پر۔ مقامی اور کین انصار کے متعلق اس بارے میں جائزہ لیتے ہیں۔ اور بار بار توجہ دلاتے ہیں۔

پاکستان ایئر فورس

مندرجہ ذیل ریڈوں میں بطور ممبران کے لئے اسامیاں خالی ہیں۔
۱۔ گروپ دوم ٹریڈ۔ میٹرک ڈسٹ ڈیپنڈنٹ یا اس لئے دل اسکی ڈیپنڈنٹ
ب۔ گروپ سوم ٹریڈ۔ میٹرک
ج۔ چارڈم۔ آئٹھویں انٹری
د۔ پنچم۔ آئٹھویں انٹری
امداد اور ان ٹریڈ درخواستیں ذمہ داری کے لئے ایف اے کے ساتھ صاحب سے مندرجہ ذیل میں سے کسی دفتر بھرنی ہیں۔
۲۳۰ ایف ڈی لاہور یا ۱۵۱۱
داد پٹی ۱۵۱۱
پ۔ ٹ۔ ۲۶

دو دنوں میں یومِ خلافت کے موقع پر

علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقریریں

(۴)

ہیں لیکن ہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ جماعت میں ایک تفرقہ مسلط ہو گیا ہے۔ یعنی جیسے دنیا تفرقہ کا نام دیتی ہے۔ دراصل اس کے ذریعہ امت مسلمہ کے اذیت ناک اتحاد کی بنیاد ڈالتا ہے۔ اور ساری قوم ایک عرصہ کے بعد پھر ایک ہی مرکز اور ایک ہی ہاتھ پر جمع ہو جاتی ہے۔ دوسری قسم کا تفرقہ وہ ہے۔ جو اتحاد پیدا کرنے کے لئے نہیں بلکہ پہلے سے قائم شدہ اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لئے برپا کیا جائے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ غیر مبایعین نے جو تفرقہ ڈالا ہے وہ کئی اہام کی بنیاد پر نہیں ڈالا۔ اس لئے ان کا یہ تفرقہ فتنہ کے ذیل میں آتا ہے۔

آگے چل کر آپ نے واضح فرمایا کہ ان کے اس تفرقہ کی بنیاد و بنیادوں پر ہے۔ اول پہلے امام سے غداری دوسرا موجودہ امام سے بغض و کینہ۔ پہلے امام یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے غیر مبایعین کی غداری پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے غیر مبایعین کے بعض چوٹی کے آدمیوں کی تقریرات اور بیانات پیش کر کے بتایا کہ ان لوگوں نے پہلے تو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو حسب وصیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کا دارالخلافت امام تسلیم کیا۔ اور یہاں تک کہا کہ اب ہم حضرت خلیفۃ الاول رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں لاشہ بے جان کی طرح ہیں۔ وہ ہمیں جس طرح موڑنا چاہیں موڑ سکتے ہیں۔ پھر جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وصیت کھووائی اور اس میں اپنے جانشین کے متعلق بتایا کہ وہ کن کن صفات کا حامل ہو تو امیر غیر مبایعین نے حضرت خلیفۃ الاول رضی اللہ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اسے خود پڑھا۔ اور تین دفعہ لوگوں کو پڑھ کر سنایا اور ہر مرتبہ یہی کہا کہ یہ وصیت بالکل صحیح ہے۔ اور کوئی بات ایسی نہیں جو سمجھنے سے رہ گئی ہو۔ لیکن ساتھ ہی درپردہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایده اللہ تعالیٰ عنہ کا پہلا خطاب عام محکم صاحبزادہ مرزا اشرف احمد صاحب نے نہایت پر شوکت آواز میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایده اللہ تعالیٰ عنہ کو پڑھ کر سنایا۔ جو حضور کے کلام میں مستحکم عقائد پر روشنی افروز کرنے کے بعد اجاب جماعت سے کیا تھا خطاب سننے کے بعد آپ نے اجاب جماعت کو اس اہم خطاب کی روشنی میں اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی طرت توجہ دلائی اور کامل اطاعت کا نونہ دکھانے کی اہمیت پر اتر پڑے۔

خلافتِ ثانیہ اور فتنہ غیر مبایعین

محترم قاضی محمد رفیع صاحب لائبریری پرنسپل جامعہ احمدیہ نے "خلافتِ ثانیہ اور فتنہ غیر مبایعین" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا اور احادیث نبوی کی روشنی میں واضح فرمایا کہ نبی کا وجود جب اللہ جہلتا ہے۔ اور نبی کے بعد اس کے خلفاء جب اللہ کا درجہ رکھتے ہیں۔ جو لوگ جب اللہ کو چھوڑتے ہیں وہ تفرقہ اندازی اور فتنہ پیدا کرنے کا موجب ہوتے ہیں۔ چنانچہ غیر مبایعین نے خلافت کا انکار کر کے جب اللہ کو چھوڑا ہے۔ اور اس طرح وہ تفرقہ اندازی اور فتنہ پیدا کرنے کا موجب ہوئے ہیں۔

تفرقہ کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ تفرقہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک تفرقہ ایمنی ذات میں اچھا اور با برکت ہوتا ہے۔ اور ایک تفرقہ انتہائی معیوب ہوتے ہوئے معصیت کا درجہ رکھتا ہے۔ اول الذکر تفرقہ وہ ہوتا ہے جو ایمان کی پشت سے رونا ہوتا ہے۔ انبیاء معوث ہو کر ایک پیغمبر جماعت بناتے

خلافتِ ثانیہ کے متعلق آسمانی شہادتیں

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجی نے ایک پرمسرت تقریر میں خلافتِ ثانیہ کے متعلق آسمانی شہادتوں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے آیت "خلافت کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے پہلے خلافت کی شرطیں اور اس کی علامات بیان فرمائیں اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریرات سے ثابت کی کہ سلسلہ احمدیہ کا خلافت کے نظام سے تو ازا جانا الہی مقدرات میں سے تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ اس کے بعد آپ نے خلافتِ ثانیہ کے متعلق آسمانی شہادتیں بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے ثابت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خلافت کے ذریعہ جماعت میں خادومت کا نمونہ دکھائیگا۔ اور لکھو ایمان لوگوں کو جماعت سے الگ کر دے گا۔ یہ ساری باتیں نہایت ثانیہ کے مبارک دور میں پورکی ہو کر مومنین کے لئے از یاد ایمان کا موجب ہوئیں۔ آپ کی مفضل تقریر الفضل کی آئینہ اشاعتوں میں شائع کی جائے گی۔ (نقارہ اشاعتی)

نہایت ضروری اعلان

امتحان ۲۱ جولائی ۱۹۵۶ء کو ہوگا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایده اللہ تعالیٰ عنہم العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ رسالہ "خلافت حقہ اسلامیہ" اور "اسلامی نظام کی مخالفت اور اس کے پر مشنظ" کا امتحان مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۵۶ء کو ہوگا۔ اسوار ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

تمام جماعتوں کے اہراء اور صد صاحبان اس بات کا اخطام فرمائیں کہ پوری باقاعدگی سے امتحان ہو سکے۔ نیز جلد اطلاع کی کہ امتحان کے پرچہ جات کس تعداد میں اور کس پتہ پر بھیجے جائیں۔

حاکم و ابوالعطا جالندھری پرنسپل جامعہ: خورشید زین

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی مخالفت شروع کر دی۔ اور آپ کی وفات پر سرے سے جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت کے وجود سے ہی انکاری ہو گئے۔ یہ غیر مبایعین کی اپنے پہلے امام سے غداری تھی۔ اور یہ نہ ازری ہی دوسرے امام سے بغض و عقاد رکھنے کا موجب بنی۔

اس کے بعد محکم قاضی صاحب نے ثابت کیا کہ غیر مبایعین کے اختلاف کی وجہ نہ کوہد اسلام کا مسئلہ ہے اور نہ نبوت و خلافت کا مسئلہ۔ آپ نے ایک ایک مسئلہ کے متعلق ثابت کیا کہ یہ مسائل پہلے سے طے شدہ تھے۔ اور خود غیر مبایعین کا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سے اجماع کے تحت ثابت کیا کہ ان مسائل کے بارے میں وہی مسلک تھا جو جماعت مبایعین کا ہے۔ چنانچہ آپ نے خود غیر مبایعین کی متعدد تقریرات پیش کر کے اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی تصریحات پڑھ کر بتایا کہ کوئی ایک مسئلہ بھی تو ایسا نہیں جو پہلے سے طے شدہ موجود نہ ہو۔ یا جس کے بارے میں پہلے کسی قسم کا اختلاف پایا جاتا ہو۔ غیر مبایعین کی طرف سے یہ سب باتیں اصل حقیقت کو چھپانے کے لئے ہند ہیں گھڑی گئی ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ پیسے کے طالب تھے اور روپے پیسے پر تعرت چاہتے تھے چنانچہ ان کی وہ گتے صلح کی جو شرط لٹ بیٹن کی گئیں۔ ان میں مسائل کے اختلاف کی بجائے دو پہے پیسے پر تعرت کا مطالبہ پیش کیا گیا۔ ظاہر ہے جس تفرقہ کی بنیاد پہلے امام سے غداری اور موجودہ امام سے بغض و کینہ نہ ہو۔ وہ نہایت ہی پر مٹی نہیں کھلا سکتا۔ اور وہ لازمی طور پر فتنہ کے ذیل میں ہی آتا ہے۔ آپ کی تقریر بہت جامع اور مدلل تھی۔ اور خاص طور پر پسند کی گئی۔

